



سوال

(677) کیا بہر اور گونگا بچہ مکلف ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بہر اور گونگا بچہ شرعاً نماز وغیرہ عبادات کا مکلف ہے یا اسے معذور سمجھا جائے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

گونگا بہر اچھ جب بالغ ہو جائے تو وہ نماز اور دیگر عبادات کا مکلف ہوگا۔ اسے ضروری باتیں لکھ کر یا اشارہ سے سمجھائی جائیں۔ احکام شرعیہ کے وجود کے دلائل کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہر بالغ اور عاقل پر واجب ہیں۔ بالغ وہ ہے جو پورے پندرہ سال کا ہو جائے یا اسے اختلام ہو یا اس کی شرمگاہ کے ارد گرد کھردرے بال آگ آئیں اور عورت کے حوالہ سے ایک چوتھی زائد علامت یہ ہے کہ اسے حیض آنا شروع ہو جائے۔ گونگے بہر بچے کی ولی پر لازم ہے کہ وہ اس کی طرف سے زکوٰۃ وغیرہ مالی حقوق ادا کرے اور دین و شریعت کی جو باتیں اس سے مخفی ہوں، ممکن طریقہ سے اسے سمجھائے تاکہ وہ سمجھ جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کیا واجب قرار دیا ہے اور کیا حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ... ۱۶ ... سورة التمانین

”سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو۔“

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

(اذا امرت بشیء فاقوم ما استطعت) (صحیح البخاری، الاعتصام بالکتاب والسیر، اب الاقواء من رسول اللہ ﷺ، ج: 7288 و صحیح مسلم، الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر: - (1337)

”میں جب تمہیں کوئی حکم دوں تو مقدمہ اور بہر اسے بجالاؤ۔“

بہر وہ مکلف جو سن نہیں سکتا یا گونگے اور بہرے بن دونوں میں مبتلا ہے، تو اسے بھی ادائے واجبات اور ترک محرمات کے سلسلہ میں مقدمہ اور بہر کو سبب کر کے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے بھی مقدمہ اور بہر کو سبب کر کے مشاہدہ یا کتاب یا اشارہ کے ذریعہ دین کو سمجھنا چاہیے تاکہ مطلوب حاصل ہو جائے۔ واللہ ولی التوفیق۔



هدى ما عندى والهدى علم بالصواب

فتاوى اسلاميه

ج 4 ص 512

محدث فتوى